

رود کوہی سے متاثرہ علاقوں میں فصلات کی پٹریوں پر کاشت اور بحالی زرخیزی زمین

جب خشک پہاڑوں پر بارشیں ہوتی ہیں تو بارش کا پانی بہت تیزی سے پہاڑوں سے میدانی علاقوں کا رخ کرتا ہے اور سیلاب کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پہاڑوں سے میدانی علاقوں میں سیلاب کی صورت میں بہنے والے اس پانی کو رود کوہی کہا جاتا ہے۔ رود کوہی راستے میں آنے والی ہر چیز (املاک، درخت، فصلات وغیرہ) کو تہس نہس کرتے اور جانی نقصان کرتے ہوئے گزر جاتی ہے۔ پاکستان میں رود کوہی کا پانی عموماً مون سون کے موسم (جون تا ستمبر) میں آتا ہے۔ مون سون کے موسم میں آنے والی رود کوہی کے پانی کو بند بنا کر ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ جب پانی سوکھ جاتا ہے تو زمین کو وتر کی حالت میں تیار کر کے ستمبر سے شروع اکتوبر تک فصلات مثلاً چنا، تارامیرا، گندم اور سرسوں وغیرہ کاشت کی جاتی ہیں۔ ایسے علاقوں میں لوگ صدیوں سے روایتی طریقوں سے رود کوہی کے پانی کو ذخیرہ کر کے فصلات اگانے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ فصلات کی پیداوار ان علاقوں میں صرف بارش کے پانی پر منحصر ہے۔ کچھ مقامات پر جہاں زیر زمین زیادہ پانی موجود ہے **Dug Well Pump** لگا کر اس زیر زمین پانی کو فصلات اگانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

رود کوہی کے علاقے میں کھاد یا سپرے کا استعمال عموماً نہیں کیا جاتا ہے۔ غذائیت سے بھرپور **Organic** فصلات (گندم، جوار، باجرہ، تارامیرا، سرسوں، گوارا وغیرہ) یہاں پر کاشت کی جاتی ہیں۔ جن کو نہ صرف **Breeding** پروگرام میں شامل کیا جاسکتا ہے بلکہ **Organic Produce** کی ایک مارکیٹ **Develop** کر کے کثیر زر مبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ **Organic Produce** کی بیرون ملک خاص طور پر بہت زیادہ مانگ ہے۔ مزید براں رود کوہی کے علاقوں میں قدرتی طور پر غذائیت سے بھرپور اور انتہائی نقد آور کھمبیاں مثلاً **Truffle Mushroom** پائی جاتی ہیں۔ ان کو سائنسی اور تجارتی بنیاد پر کاشت کر کے **Truffle Mushroom** ایکسپورٹ کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ بیرون ملک اس کی بہت مانگ ہے۔

پاکستان میں تقریباً 2.2 ملین ہیکٹیئر رقبہ اس طریقہ سے کاشت ہو رہا ہے جبکہ اگر اس علاقہ کی سائنسی بنیاد پر ترقی کو یقینی بنایا جائے تو 6 ملین ہیکٹیئر سے بھی زیادہ رقبہ اس طریقہ سے کاشت ہو سکتا ہے۔ جس سے یقینی طور پر ملکی زرعی پیداوار اور زر مبادلہ میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے۔ پاکستان میں رود کوہی کے سیلاب کو عفریت سمجھا جاتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پنجاب کے رود کوہی سے متاثرہ علاقے (پچادھ) سے سالانہ تقریباً 12 ملین ایکڑ فٹ پانی **Run off** کی صورت میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اتنے بڑے پانی کے حجم کو ضائع ہونے سے بچانا اشد ضروری ہے۔ سیلاب کی تباہ کاریوں سے ہونے والے نقصان کو نہ صرف کم کیا جاسکتا ہے بلکہ اس پانی کو زراعت کیلئے اور گھریلو استعمال کیلئے بھی استعمال کیا

رود کوہی سے متاثرہ علاقوں کو قومی ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت۔



جاسکتا ہے۔ پاکستان میں پانی کی موجودہ مخدوش صورتحال میں یہ ناگزیر ہو گیا ہے کہ رود کو ہی کے پانی کو قومی سطح پر ایک اہم پانی کے ذریعہ کے طور پر دیکھا اور سمجھا جائے۔

پانی کے بہتر پھیلاؤ کیلئے **Diversion Structures**، آبی گزرگا ہوں اور کسانوں کے کھیتوں کے گرد موجود بندوں کی تعمیر، مرمت اور بحالی کے ساتھ ساتھ کھیت میں اس طرح کے انتظام کرنا انتہائی ضروری ہے کہ پانی زیادہ عرصے تک فصلات کے استعمال کیلئے دستیاب رہے۔ مثال کے طور پر ہل چلانا، **Contouring, Mulching** اور پٹریوں پر فصل کی کاشت وغیرہ۔ رود کو ہی علاقوں کے کسان اپنے طور پر پانی کو ذخیرہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور حکومت کی سطح پر بھی کوشش جاری ہے۔ مگر چونکہ رود کو ہی سے متاثرہ رقبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اس علاقے کو ہنگامی بنیاد پر حکومتی سرپرستی میں لانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف پانی کا ضیاع روکا جاسکے بلکہ زراعت کو فروغ ملے گا اور رود کو ہی سے ہونے والے سالانہ قومی نقصان سے بھی بچا جاسکے گا۔ مزید برآں رود کو ہی کے علاقوں میں رہنے والے پسماندہ کسانوں کی معاشرتی اور معاشی حالت میں بہتری بھی لائی جاسکے گی۔

کھیت کی زرخیزی بڑھانے سے بھی فصل کی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے۔ محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان کے شعبہ ایگرونیومی کے زیر انتظام مٹھوان رود کو ہی ڈیرہ غازی خان کے علاقے میں ہونے والے تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر زمین میں زرخیزی بڑھانے والی فصل مثلاً چنا کو مسلسل اور مستقل لمبی پٹریوں (**Strips**) کی صورت میں کاشت کیا جائے تو نہ صرف زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوگا بلکہ فصل کو پانی کی دستیابی اور استعمال میں بھی بہتری آئے گی۔ مزید برآں رود کو ہی کے کسانوں کو چاہیے کہ اگر وہ چنا اور تارا میرا ایک ساتھ کاشت کرنا چاہتے ہیں تو دونوں فصلات کو ساتھ ساتھ پٹریوں کی صورت میں کاشت کریں تاکہ پانی کا بہتر استعمال ہو اور منافع بخش پیداوار حاصل کی جاسکے۔



شعبہ فلاحت (ایگرونیومی)

محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان

www.mnsuam.edu.pk

تعاون: Spate Irrigation Network Pakistan

رابطہ برائے مزید معلومات

اسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر خرم مبین

+92 333 6469159

khuram.mubeen@mnsuam.edu.pk

khuram.mubeen@gmail.com